بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ
۲۳ محرم الحرام ۱۳۷۹ھ
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۴۸/۱۳ | ۳۰ وفا ۱۳۳۸ ہش ۔ ۳۰ جولائی ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۷۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق اطلاع

کل دن بھر دائیں ٹانگ میں شدید درد کی تکلیف رہی اس وقت درد میں قدرے افاقہ ہے

—— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ نخلہ ——

نخلہ ۲۸ جولائی بوقت دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کو دائیں ٹانگ میں شدید درد کی تکلیف رہی جس کے باعث حضور کی طبیعت بہت بے چین رہی۔ رات بارہ بجے تک اس درد کے باعث حضور سو نہیں سکے۔ اس کے بعد پھر کچھ نیند آ گئی۔ اس وقت درد میں قدرے افاقہ ہے۔

احباب جماعت نہایت درد و الحاح کے ساتھ حضور کی کامل شفایابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ÷

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت دس بجے صبح، نخلہ ۲۸ جولائی ۱۹۵۹ء

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے دسویں سالانہ جلسہ کا انعقاد

۵۰۰ نمائندگان کی شرکت۔ ایک نو تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح

جوگجاکرتہ (بذریعہ تار) مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا دسواں سالانہ جلسہ جو ۲۴ جولائی کو شروع ہوا تھا بفضلہ تعالیٰ خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا ہے۔

جلسہ میں ملک کے طول و عرض سے جماعت ہائے احمدیہ کے تقریباً ۵۰۰ نمائندے مبلغین کرام اور دیگر حضرات شریک ہوئے۔ جلسہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ نیز حال ہی میں یہاں جو نئی مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ اس موقعہ پر اس کا افتتاح بھی عمل میں آیا۔ جلسہ میں اسلام اور احمدیت کے اہم موضوعات پر تقاریر کے علاوہ نہایت خشوع و خضوع اور درد و الحاح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی گئی۔ کہ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین اللھم آمین ÷

یونیورسٹی کے امتحانات میں

بعض احمدی طلباء کی نمایاں کامیابی

(۱) بیگم اے۔ آر بخش صاحب کراچی سے مطلع فرماتی ہیں کہ ان کے بھائی ناصر احمد قریشی ابن محمد شمس الدین صاحب بھاگلپوری مرحوم نے B.E الیکٹریکل و مکینیکل انجینئرنگ کا امتحان اعلیٰ نمبروں میں پاس کیا ہے۔ اور کراچی یونیورسٹی میں سوئم پوزیشن حاصل کی ہے

(۲) اسی طرح مکرم لطیف احمد صاحب نے پارہ چنار سے اطلاع دی ہے کہ محترم صوفی غلام محمد صاحب کے صاحبزادے رشید احمد جان نے پشاور یونیورسٹی کے امتحان انٹرمیڈیٹ میں گورنمنٹ کالج پارہ چنار کی طرف سے شامل ہونے والے جملہ طلباء میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ہر دو طلباء کی یہ کامیابی ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

نہایت ضروری اجلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ایک نہایت ضروری اجلاس بروز جمعرات مورخہ ۳۰/۷/۵۹ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ اس میں تمام خدام کی حاضری نہایت ضروری ہے۔ تمام خدام مغرب کی نماز مسجد مبارک میں آکر ادا کریں۔ اور بروقت اجلاس میں شامل ہوں۔

قائمقام قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

درخواستِ دعا

میرے ماموں جان محترم خانصاحب قاضی محمد رشید صاحب پنشنر سابق وکیل المال ثانی چھ ماہ سے بعارضہ بندش پیشاب بیمار ہیں۔ اب ایبٹ آباد سول ہسپتال میں ان کے دو اپریشن ۲۰-۲۷ جولائی کو ہوئے ہیں۔ احباب سے اپریشن کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (صالحہ خانم سٹوڈنٹ جامعہ نصرت ربوہ)

وقارِ عمل

مورخہ ۳۰ جولائی۔ بروز جمعرات صبح ساڑھے پانچ بجے شارع مبارک پر وقار عمل منایا جا رہا ہے۔ جملہ مقامی خدام اس میں شریک ہوں۔

قائمقام مہتمم وقار عمل

جماعت احمدیہ احمد نگر کا ایک غیر معمولی تربیتی اجلاس

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے والے مبلغین کرام کی شرکت

مورخہ ۲۷/۷/۵۹ بعد نماز عصر زیر صدارت مکرم جناب مولانا ابو العطاء صاحب صدر جماعت احمدیہ احمد نگر ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں بیرونی ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے والے چار مبلغین کرام نے شرکت فرمائی۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ بعدہ مکرم صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت پر ایک مختصر مگر جامع تقریر فرمائی۔

بعدہ علی الترتیب مکرم جناب حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب (مبلغ مشرقی افریقہ) مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب (مبلغ لائبیریا) مکرم مولوی نور الدین صاحب منیر بی۔ اے (مبلغ مشرقی افریقہ)

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی
محمود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۵۹ء

مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت

(۳)

سال ڈیڑھ سال کا واقعہ ہے کہ ہفت روزہ "صدق جدید لکھنؤ" میں ایک قابل قدر مضمون شائع ہوا تھا جس میں فرقہ وارانہ تنازعات کی یہ وجہ بیان کی گئی تھی۔ کہ عام طور پر ہر فرقہ والے یہ غلطی کرتے ہیں کہ جو اپنا عقیدہ کوئی فرقہ خود پیش کرتا ہے۔ اور جو تشریح وہ خود بیان کرتا ہے۔ اس کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔ اور بالجبر اس پر خود ساختہ عقیدہ کا الزام لگا دیا جاتا ہے۔ اور اپنے قیاس کے مطابق اس سے سلوک کیا جاتا ہے۔ مثلاً دیوبندی ہزار بار واویلا کرے رکھیں۔ ختم نبوت کا قائل ہوں۔ لیکن اس کا معاند فرقہ والوں کی کانٹ چھانٹ کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کہ وہ "ختم نبوت" کا منکر ہے۔

یہی حال معاصر مذکور کا ہے۔ کہ آپ لاکھ بار انہیں سمجھائیں کہ احمدی خواہ کسی خیال کا ہو کسی کلمہ گو کو امت محمدیہ سے خارج نہیں سمجھتا۔ اور کہ احمدیوں نے غیر از جماعت مسلمانوں پر پہلے کفر کا فتوےٰ نہیں لگایا تو حدیث کے مطابق جو کسی مسلمان کی تکفیر کرتا ہے، وہ کافر ہے، احمدیوں نے بھی محض اصطلاحی طور پر جیسا کہ ہم نے اوپر تشریح کی ہے۔ ان پر اس کا ہی الزام الٹ دیا۔ لیکن معاصر کی دیانتداری ملاحظہ ہو۔ کہ بار بار اس امر کی تشریح کرنے کے باوجود احمدیوں پر الزام لگائے چلا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے نعوذ باللہ تمام مسلمانوں کی تکفیر و تفسیق کر دی ہے۔ اور اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ زمرے میں سمجھا ہے۔ اور خود کو ایک الگ فرقہ اور قوم قرار دیا ہے۔

اس کا جواب تو صرف یہ ہے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ احمدیوں نے کبھی اپنے آپ کو غیر از جماعت مسلمانوں سے الگ زمرے میں شمار نہیں کیا۔ اور نہ انہوں نے اپنے آپ کو الگ فرقہ اور قوم قرار دیا ہے۔ معاصر کا یہ سراسر جھوٹ ہے افترا ہے۔ ڈھٹائی ہے۔ تعصب ہے۔ اشتعال انگیزی ہے۔ دھوکہ دہی ہے۔ حد ہے ؎

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملّا
کارِ طفلاں تمام خواہد شد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محض امتیاز کے لئے بھی جو نام رکھا تھا تو "احمدی مسلمان" رکھا تھا۔ اور احمدی مسلمان نام اس لئے رکھا تھا کہ "احمد" آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جمالی نام ہے۔ اور پیشگوئیوں سے پایا جاتا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان جمالی کا خاص طور سے ظہور ہوگا۔ جیسا کہ علامہ اقبال مرحوم نے بھی ایک جگہ فرمایا ہے ؎

ہو چکا ہے قوم کی شانِ جلالی کا ظہور
ہے مگر باقی ابھی شانِ جمالی کا ظہور

ہمیں توقع کرنی چاہیئے۔ کہ اگر معاصر میں ایمان کی رمق باقی ہے۔ تو ان توجیہات کے بعد پھر کبھی احمدیوں پر ایسی غلط الزام تراشی نہ کرے گا۔ ہم اس سے خدا تعالےٰ کے نام پر استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کے اس نازک وقت میں افتراق کی خلیج وسیع کرنے میں اپنا زور قلم نہ صرف کرے۔ بلکہ قرآن کریم کے اس بلاوے کی تائید کرے کہ

تعالوا الی کلمۃ
سواء بیننا و بینکم

آخر میں ہم پھر معاصر کے الفاظ ہی میں کہتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت اپنی طرف نہیں بلکہ

"ایک ذات پر ایمان لانے کی تھی۔ اور وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور کوئی آواز پہچاننے کے لائق ہے، تو کتاب و سنّت کی۔ اس کی پیروی سے سیرت میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔ اسی سے قومیں بے عنوانیوں سے نجات پاتی ہیں۔"

پیغام صلح نے جو یہ کہا تھا کہ پاکستان کے مسلمانوں کو اگر امام وقت کی آواز اس کے اپنے الفاظ میں پہونچائی جائے، تو صرف یہی ایک ذریعہ ہے۔ جو موجودہ بے عنوانیوں سے نجات حاصل کرنے اور مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنانے کا موجب ہو سکتا ہے۔ تو اس کا مطلب صرف یہ تھا۔ کہ آج صرف یہی ایک نقیب ہے۔ جو کتاب و سنت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل ایمان لانے کی طرف صحیح معنوں میں بلاتا ہے۔ کیونکہ اسی کو اللہ تعالےٰ نے آج اپنے وعدوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبردست پیشگوئیوں کے مطابق اس کام کے لئے کھڑا کیا ہے۔

باقی سب اپنی اپنی اٹکل لڑاتے ہیں۔ پیغام صلح نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دوسرے عقل پرست زعما کے مقابل میں پیش کیا تھا نہ کہ نعوذ باللہ خاتم النبیین سید کونین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل میں۔ توبہ کرو۔ توبہ کرو۔ (باقی)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اور لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے
مبلغین اسلام کے اعزاز میں خوش آمدید و الوداع کی تقاریب

ربوہ مورخہ ۲۶ جولائی بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اور لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے بیرونی ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد واپس تشریف لانے والے مبلغین اور اعلائے کلمہ اسلام کی غرض سے باہر تشریف لے جانے والے مجاہدین کے اعزاز میں خوش آمدید و الوداع کی مشترکہ تقاریب کا اہتمام کیا گیا۔ ان ہر دو تقاریب میں مبلغ امریکہ مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر اور مبلغین مشرقی افریقہ مکرم مولوی نور الدین صاحب منیر و مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب کو ان ممالک سے ان کی کامیاب مراجعت پر خوش آمدید کہنے کے علاوہ مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم کو جو عنقریب دوسری بار غانا مغربی افریقہ تشریف لے جانے والے ہیں الوداع کہا گیا۔

قیادت ربوہ کی تقریب میں جو نماز عصر کے بعد ایک پارٹی کی شکل میں منعقد ہوئی تھی صدارت کے فرائض مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے قائم مقام نائب صدر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے ادا فرمائے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مجلس مقامی کے ناظم عمومی مکرم عبد العزیز صاحب نے مبلغین کرام کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ بعد ازاں جملہ مبلغین کرام نے مختصر سی جوابی تقریروں میں مجلس مقامی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے احباب سے مزید خدمت اسلام کی توفیق ملنے اور خدمت کے عہد کو آخر دم تک نبھانے کے متعلق دعا کی درخواست کی۔ صاحب صدر نے اپنی تقریر میں اس امر پر خوشی کا اظہار کیا۔ کہ یہ سب مبلغین کرام اوائل میں مجلس خدام الاحمدیہ کے سرگرم رکن کی حیثیت سے نمایاں خدمات ادا کرتے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم ہی کا فیض ہے۔ کہ انہیں ممالک بیرون میں کامیابی کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی توفیق ملی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدام الاحمدیہ کی تنظیم اسی غرض کے پیش نظر قائم فرمائی تھی۔ کہ احمدی نوجوان خدمت دین اور خدمت انسانیت کا اہم فریضہ ادا کرنے کے قابل بن سکیں۔ سو ہمارے یہ سب مجاہدین اس امر کا زندہ ثبوت ہیں۔ کہ خدام الاحمدیہ کا وجود خدمت اسلام اور خدمت انسانیت

(باقی دیکھیں صـ۷ پر)

چودھری عبد اللہ خان مرحوم

وہ خُلق و صدق و کرم کی عظمت خلوص و مہر و وفا کا پیکر
نظر کی حد سے بعید ہو کر دلوں سے اب بھی قریب تر ہے

ہے جس کی خاطر چمن پریشاں، مکان ویراں، مکین حیراں
ہر اک نظر میں بلند ہے وہ کہ اس کا درجہ عجیب تر ہے

مسرتوں کو لٹانے والا چلا گیا ہے حزیں بنا کر
ہمارے دل کو حبیب تھا وہ مگر خدا کو حبیب تر ہے

یہ جس کی یادوں میں پھول برسے۔ ستارے ٹوٹے۔ زمانہ تڑپا
اسے جہاں میں فنا نہیں ہے وہ زندہ تر با نصیب تر ہے

راشدہ کوٹ فتح خاں

اس "دیوانہ" کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھو

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

جیسا کہ میں اپنے بعض مضمونوں میں بیان کر چکا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک رؤیا ہے کہ حضور قادیان سے کہیں باہر گئے ہوئے ہیں۔ اور پھر کشمیریوں کی گلی میں سے ہوتے ہوئے واپس اپنے گھر تشریف لے جانا چاہتے ہیں۔ مگر راستہ میں سخت اندھیرا ہے حتیٰ کہ اپنا ہاتھ تک دکھائی نہیں دیتا۔ اور حضور دیواروں کو ٹٹولتے ہوئے (جیسا بالغیب چلتے) چلے جاتے ہیں اور اس وقت حضور کا ہاتھ ایک دیوانہ کے ہاتھ میں ہے اور حضور بڑے تضرع کے ساتھ یہ دعا فرماتے ہیں کہ ربّ تجلّ ربّ تجلّ یعنی اے خدا اس تاریکی کو دور کر کے روشنی کر دے اے خدا روشنی کر دے۔ اور حضور کے ساتھ والا دیوانہ بھی یہی الفاظ بولتا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

سو مخلصین جماعت جہاں اور دعائیں کرتے ہیں اس دیوانے کے لئے بھی دعا کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بے نظیر فضل و کرم اور اپنی بے مثال قوت و جبروت کے ساتھ اس دیوانے کو جلد پیدا کر دے اور اگر وہ پیدا ہو چکا ہے۔ تو اسے اپنی پوری دیوانگی کے ساتھ جلد ظاہر فرمائے اور اسے اپنی جناب سے وہ اوصاف عطا فرمائے اور اس کی ایسے رنگ میں نصرت فرمائے جس کا اس عجیب و غریب مکاشفہ میں اشارہ ہے۔

اور یاد رکھنا چاہیئے کہ جیسا کہ سیاق سباق سے ظاہر ہے اس جگہ دیوانے سے کوئی پاگل یا مجنون انسان مراد نہیں بلکہ ایسا شخص مراد ہے جو کسی مقصد کو سامنے رکھ کر اس کے حصول کے لئے گویا دیوانہ وار کوشش کرے اور اپنی ظاہری طاقت و قوت سے بڑھ کر ہمت اور جدوجہد سے کام لے اور اپنی جسمانی اور مادی حد بندیوں کو نظر انداز کرتا ہوا اپنے مقصد کے حصول کیلئے آگے بڑھتا چلا جائے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز وعلیہ توکلنا والیہ ننیب۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۶ جولائی ۱۹۵۹ء

علم و عرفان کی ایک بے بہا نعمت

خطبات حضرت امیر المومنین متعنا اللہ بطول حیاتہ

(خورشید احمد)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعہ کی لمبی اور مسلسل علالت کی وجہ سے ہم جن برکات سے محروم ہیں ان میں سے ایک بہت بڑی برکت حضور اقدس کا خطبہ جمعہ بھی ہے ـــــ آج کم و بیش پانچ ماہ ہو رہے ہیں کہ ہم اس نعمت سے ـــــ ہاں اس روحانی غذا سے محروم ہیں۔ جو ہر سات دن کے بعد ہمیں حاصل ہوتی تھی۔ جب حضور تشریف لاتے ہماری آنکھیں حضور کے دیدار سے منور ہو جاتیں۔ ہمارے دماغ محسوس کرتے کہ حقائق و معارف کی نئی نئی راہیں کھل رہی ہیں اور ہمارے قلوب ایمان میں نئی قوت اور تازگی محسوس کرتے۔

حق یہ ہے کہ حضور کا خطبہ جمعہ علم و عرفان کا ایک بحر بیکراں ہوتا ہے جس سے ہر احمدی اپنی اپنی استعداد و اخلاص کے مطابق مستفید ہوتا ہے۔ اگر ہم اپنے قلوب کو ٹٹولیں۔ اپنے خیالات و افکار کا جائزہ لیں۔ اور اپنے ایمان و ایقان کی مختلف کیفیات پر نظر ڈالیں تو یقیناً ان خطبات کا نہایت گہرا مستقل اور عظیم الشان اثر اپنے دل و دماغ پر ـــــ اپنے پورے وجود پر چھایا ہوا محسوس کریں گے۔

(۱) حضور کے خطبات سے ہم قرآن مجید کے نئے نئے علوم اور معرفت سے لبریز حقائق و معارف سے آشنا ہوتے ہیں۔ جن سے نہ صرف ہمارے ایمانوں میں ترقی ہوتی بلکہ خدا تعالیٰ کی حکیم کتاب پر خود غور کرنے اور اسے فہم و تدبر سے پڑھنے کی صلاحیت بھی پیدا ہوتی ہے۔

(۲) یہ خطبات ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس عہد سے، حضورؐ کے صحابہ کرامؓ کے زندہ جاوید کارناموں اور اپنی شاندار قومی و ملی روایات سے روشناس کراتے ہیں۔

(۳) یہ خطبات ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک عہد کی مبارک باتوں سے اور حضور کی زندگی کے اہم اور ایمان افروز واقعات سے آگاہ کرتے ہیں جن سے ہم اپنے ایمانوں میں نئی قوت اور تازگی محسوس کرتے ہیں۔

(۴) اہم اور نازک جماعتی فرائض کو سرانجام دینے میں ہم سے ہزاروں غلطیاں سرزد ہوتی ہیں۔ ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی میں سینکڑوں نقائص پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن ہمارا پیارا امام ہماری حالت سے خوب واقف ہے۔ وہ ایک طرف تو رحیم و کریم باپ کی طرح رات کی تاریکیوں میں اٹھ کر ہماری بہتری اور ترقی کے لئے اپنے مولا کے حضور گڑگڑاتا ہے۔ اور دوسری طرف اپنے بصیرت افروز خطبات کے ذریعے نہایت حکیمانہ انداز میں ہماری کمزوریوں اور نقائص کا ساتھ کے ساتھ علاج کرتا ہے۔ دنیا کے جھمیلوں میں پھنس کر گندے اور خطرناک ماحول میں رہ کر ہمارے قلوب پر جو زنگ لگ جاتا ہے حضور ایدہ اللہ کا خطبہ ہر سات دن کے بعد آتا ہے اور ہمارے قلوب کو ان گندے اور مہلک اثرات سے پاک کرتا ہے۔

(۵) حضور اقدس کا خطبہ خالص دینی امور میں ہی ہماری راہنمائی نہیں کرتا بلکہ دین کے ساتھ تعلق رکھنے والے دنیوی امور میں بھی ہمارے لئے بہترین راہ نما کا کام دیتا ہے۔ جو احباب التزام کے ساتھ ان خطبات کو سنتے یا پڑھتے رہے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ خطبات ہمیں تاریخ کے اہم واقعات سے موجودہ زمانہ کے علمی مسائل اور تمدنی تحریکات سے بھی روشناس کراتے ہیں اور پھر ان کے عیوب و محاسن پر اسلام کے نقطہ نگاہ سے جو گرانقدر تبصرہ ان میں ہوتا ہے اس کا پایہ تو اس درجہ بلند ہے کہ بہت سے غیر از جماعت اہل علم حضرات بھی انہیں پڑھ کر اپنے علم و فضل کے لئے ایک نئی روشنی اور بصیرت پاتے ہیں۔

(۶) سب سے بڑا اثر ان خطبات کا یہ ہے کہ آہستہ آہستہ ہماری ذہنیتوں کو انہوں نے بدل دیا۔ ہمارے خیالات و افکار میں پاک تبدیلی پیدا کر دی اور ہمیں اسلام اور احمدیت کے رنگ میں رنگین کر دیا ہے۔ آج جو روحانیت، یک جہتی، ڈسپلن اور جذبہ قربانی کی نعمتیں ہمیں حاصل ہیں، مشکلات کے باوجود ہمیں جو اطمینان اور سکینت حاصل ہے یقیناً اس میں حضور کے خطبات کا خاص دخل ہے۔

غرض ان خطبات سے ہم نے بہت کچھ سیکھا۔ اور ہم علیٰ وجہ البصیرت یہ کہہ سکتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ہمارے پیارے امام کے خطبات سچ مچ "علوم ظاہری و باطنی" سے پُر ہوتے ہیں۔

آج جبکہ حضور کی طبیعت مسلسل ناساز چلی آ رہی ہے اور ہم شامتِ اعمال کی وجہ سے حضور کے پُر معارف خطبات سے محروم ہیں ـــــ آیئے ہم نہایت تضرع اور ابتہال سے پورے درد اور الحاح کے ساتھ دعا کریں کہ:

اے ہمارے رحیم و کریم خدا!
ہم پر رحم فرما! ہماری کمزوریوں، غلطیوں اور کوتاہیوں کے باوجود ہم پر رحم فرما! اور ہمارے آقا اور امام کو صحت عطا فرما۔ اپنی خاص حفاظت و نصرت سے نواز۔ اور کام کرنے والی لمبی عمر دے ـــ کامیابیوں، کامرانیوں اور برکتوں سے معمور زندگی کے ساتھ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھ اور ہمیں بھی توفیق عطا فرما کہ ہم اپنی غلطیوں اور کمزوریوں کو دور کریں، ان کی تلافی کریں اور حضور ایدہ اللہ کی خواہش اور تمنا کے مطابق دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر کے ان کے لئے حقیقی خوشی، راحت، اطمینان اور سکون کا موجب بن سکیں۔ آمین یا رب العلمین۔

ہر محمود! اے خدائے رحیم زندگی مستعار رہنے دے
وہ رہے مسندِ خلافت پر ہم کو خدمتگذار رہنے دے

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے ابا جان محترم قاضی محمد رشید صاحب پنشنر سابق وکیل المال ثانی تقریباً چھ ماہ سے بعارضہ بندش پیشاب بیمار چلے آ رہے ہیں۔ انہیں بغرض اپریشن سول ہسپتال ایبٹ آباد لیجایا گیا ہے۔ ۲۷؍ ۵۹ کو اپریشن ہوگا۔ احباب کرام سے اپریشن کی کامیابی اور شفائے کاملہ کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے (صالحہ قانتہ جامعہ نصرت ربوہ)

۲۔ خاکسار کا لڑکا مبارک احمد خدا تعالیٰ کے فضل سے پرائیویٹ طور پر بی اے کے امتحان میں سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوا ہے۔ احباب اسکی دین و دنیا میں ترقی اور مزید کامیابیوں کیلئے دعا فرمائیں۔ (غلام احمد لیکچرر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

دوستوں کو چاہئے کہ تکلیف اٹھا کر بھی وقت سے پہلے چندہ تحریک جدید ادا کرنے کی کوشش کریں

جس قربانی کیلئے اپنے آپ کو طوعی اور نفلی طور پر پیش کیا جائے اس میں غفلت اور سستی کے کوئی معنی نہیں

نوٹ: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ سے ضروری اقتباس ذیل میں درج ہے وکالت مال کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا کہ دوسری رعایتی فہرست ۳۱ جولائی کو حضور کی خدمت میں پیش ہوگی۔ لیکن بوجہ سیلاب اب یہ فہرست ۳۱ اگست کو پیش کی جائے گی۔ امید ہے دوست اپنے وعدے ادا کر کے اور بقائے صاف کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

(۱)

"میں ان تمام دوستوں کو جنہوں نے تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ اگر وہ اپنے چندہ کو مئی میں ادا نہیں کر سکے تو اب اس کی ادائیگی کا فکر کریں۔ کیونکہ انسان کی نیکی اور تقویٰ کا معیار یہ ہوتا ہے کہ جب اس سے کوئی غفلت یا سستی ہو جائے یا بعض مجبوریوں کی وجہ سے کسی نیک تحریک میں جلد حصہ نہ لے سکے تو وہ نیکی کو اور بڑھا کر کرتا ہے تاکہ اس کی غلطی اور سستی کا کفارہ ہو جائے۔ دنیا میں کئی مجبوریاں بھی گناہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں اور بسا اوقات دل پر گناہوں کا زنگ لگ جانے کی وجہ سے اللہ تعالےٰ ظاہر میں مجبوریاں پیدا کر دیتا ہے تا وہ ثواب کے اعلےٰ مقام کو حاصل نہ کر سکے

پس وہ دوست جو مئی تک اپنے وعدوں کو پورا نہیں کر سکے انہیں کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اپنے وعدوں کو جون یا جولائی میں پورا کر دیں تاکہ ان کی پچھلی غفلت کا کفارہ ہو سکے۔ اگر کوئی سمجھتا ہے کہ وہ اکتوبر میں اپنا چندہ ادا کر سکتا ہے لیکن اس وجہ سے کہ وہ مئی میں ادا کر کے سابقون میں شامل نہ ہو سکا اب کفارہ کے طور پر اگست میں ادا کر دیتا ہے تو وہ بھی اللہ تعالےٰ کے حضور ویسا ہی ثواب کا مستحق ہے جیسے مئی میں ادا کرنے والے اور اگر کوئی شخص جولائی میں چندہ ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے لیکن وہ اپنی غفلت کے کفارہ کے طور پر اور اپنے نفس پر تکلیف برداشت کر کے جون میں چندہ ادا کر دیتا ہے تو وہ بھی اللہ تعالےٰ کے حضور ویسا ہی سمجھا جائے گا جیسے مئی میں ادا کرنے والے کیونکہ جب کسی سے غفلت ہو جائے تو بعد میں خواہ وہ مقدار کے لحاظ سے زیادہ قربانی کرے اور خواہ تکلیف اٹھا کر میعاد سے قبل اپنے وعدے کو پورا کر دے۔ دونوں صورتوں میں اس کی کوتاہی کا کفارہ ہو جاتا ہے اور وہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کا مستحق بن جاتا ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ بعض لوگ یہ خیال کر لیتے ہیں کہ چونکہ اب مقررہ وقت گذر گیا ہے اس لئے جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ ایسے لوگ وقت کے گذر جانے کی وجہ سے اور بھی سست ہو جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب انہیں جلدی کی کوئی ضرورت نہیں۔ مگر میرے نزدیک اس سے زیادہ بدقسمتی کی اور کوئی بات نہیں ہو سکتی کہ انسان پہلے تو کسی مجبوری کی وجہ سے نیکی سے محروم رہے اور بعد میں بے ایمانی کی وجہ سے نیک کام میں حصہ نہ لے سکے۔ حالانکہ جو لوگ مجبوری کی وجہ سے کسی نیک کام میں شریک ہونے سے ایک وقت محروم رہتے ہیں وہ بعد میں اگر اپنی کوتاہی کا ازالہ کر دیں تو بہت کچھ ثواب حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن اپنی کوتاہی کا ازالہ نہ کرنے والے اللہ تعالےٰ کی رحمت سے حصہ نہیں لے سکتے۔ مثلاً وہ لوگ جنہوں نے مئی میں چندہ ادا کیا ہے بالکل ممکن ہے کہ ان میں کوئی شخص ایسا ہو جو دس ہزار روپیہ دینے کی توفیق رکھتا ہو مگر اس نے دیئے صرف دس روپے ہوں۔ اب ہمارے نزدیک تو وہ مئی میں چندہ ادا کرنے کی وجہ سے سابقون میں سمجھا جائے گا مگر خدا تعالےٰ کے نزدیک اس کی کوئی قیمت نہیں ہوگی۔ کیونکہ وہ دس ہزار روپیہ دینے کی طاقت رکھتا تھا مگر اس نے صرف دس روپے دیئے دوسری طرف ممکن ہے کہ ایک شخص اکتوبر میں چندہ دے سکتا ہے۔ مگر وہ اپنے نفس پر تکلیف برداشت کر کے جون یا جولائی میں چندہ ادا کر دیتا ہے۔ اب ہمارے نزدیک تو وہ مئی میں چندہ ادا کرنے والوں سے باہر سمجھا جائے گا۔ لیکن خدا کے نزدیک ممکن ہے وہ مئی کے مہینہ میں چندہ ادا کرنے والے کئی لوگوں سے بہتر ہو کیونکہ اس نے اپنی طاقت سے زیادہ قربانی کی۔ پس کسی کا اس ابتلاء میں مبتلا ہونا کہ جب مئی میں میں وعدہ پورا نہیں کر سکا تو اب جلدی کی کیا ضرورت ہے اس کی بہت بڑی بدقسمتی کی علامت ہے اور اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کا پہلا کام جو بندوں کی نظر میں برا لیکن خدا کی نظر میں اچھا تھا اب وہ خدا کی نگاہ میں بھی برا بن گیا ہے۔

جہاں تک ہوسکے تکلیف اٹھا کر وقت سے پہلے اپنا چندہ ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

پس اس قسم کا خیال اگر کسی کے دل میں پیدا ہو تو اسے جلد سے جلد دور کر دینا چاہیئے۔ اور جہاں تک ہو سکے تکلیف اٹھا کر وقت سے پہلے اپنا چندہ ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ میں نے بار بار بتایا ہے کہ یہ روپیہ سلسلہ کے لئے جائیداد پیدا کرنے پر لگایا جاتا ہے۔ اور اس روپیہ سے جو زمینیں خریدی گئی ہیں اگر وقت پر ہم اس کی قسط ادا نہ کریں تو دس فیصدی جرمانہ پڑ جاتا ہے۔ پس جتنی جتنی کوئی شخص چندہ ادا کرنے میں دیر لگاتا ہے۔ اتنی ہی وہ اپنے ثواب میں کمی کرتا اور سلسلہ پر دس فیصدی جرمانہ ڈالنے کا باعث بنتا ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ جو دوست اب تک تحریک جدید کا چندہ ادا نہیں کر سکے وہ اب جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اول تو وہ کوشش کریں کہ جون میں ہی ان کا چندہ ادا ہو جائے۔ اور اگر جون میں ادا نہ کر سکیں تو جولائی میں ادا کرنے کی کوشش کریں اور اگر جولائی میں ادا نہ کر سکیں تو اگست میں ادا کرنے کی کوشش کریں تا خدا تعالےٰ کے حضور ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جو سباق کی روح اپنے اندر رکھتے اور نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ہمارے نزدیک تو وہ اب مئی میں ادا کرنے والوں کی لسٹ میں نہیں آ سکتے مگر خدا کے نزدیک ممکن ہے کہ وہ کہ وہ اپنے اخلاص کی وجہ سے مئی میں ادا کرنے والوں کی فہرست میں آ جائیں بلکہ ممکن ہے ایک شخص جون یا جولائی یا اگست میں چندہ ادا کر کے خدا کے حضور اپریل بلکہ مارچ میں ادا کرنے والوں کی لسٹ میں آ جائے۔"

(باقی)

جماعت احمدیہ احمد نگر کا ایک غیر معمولی تربیتی اجلاس (بقیہ صفحہ اول)

اور جناب ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر ایم اے پی ایچ ڈی مبلغ امریکہ نے تقاریر فرمائیں فاضل مقررین نے مختصر سے وقت میں نہایت ہی عمدہ پیرائے میں اپنے اپنے ملک کے سیاسی و سماجی و اقتصادی اور مذہبی حالات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ احمدیت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے نامساعد حالات کے باوجود مشرق و مغرب کے ممالک میں ترقی کر رہی ہے۔

فاضل مقررین نے خاص طور پر افریقہ کے حالات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ احمدیت کے پھیلنے کی وجہ سے اب افریقہ میں عیسائیت کا سورج غروب ہو رہا ہے اور وہ مسلمان جو مجاہدین احمدیت کی تبلیغی مساعی سے قبل بے جان نظر آتے تھے۔ اب ان میں بھی زندگی کے آثار نمایاں ہوتے جا رہے ہیں۔

آخر میں مکرم جناب ڈاکٹر صاحب موصوف نے نہایت ہی دلچسپ اور انوکھے انداز میں پرلطف مثالوں سے امریکہ کے معیار زندگی سے حاضرین کو روشناس کرایا۔

آخر میں صاحب صدر نے مبلغین کرام کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ خدمت دین کے لئے نوجوانوں کو اپنی زندگیاں وقف کرنی چاہئیں اور انہیں مبلغین کرام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے

جلسہ کے اختتام پر مبلغین کرام و دیگر معززین ربوہ کی چائے سے تواضع کی گئی۔

امر باعث مسرت ہے کہ جلسہ میں جناب ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح و ارشاد و مکرم جناب ناظر صاحب امور عامہ کے علاوہ کئی ایک مرکزی نمائندوں نے بھی شرکت فرمائی۔ (نامہ نگار)

خلافت ثانیہ سے وابستہ پیشگوئیاں اور اُن کا ظہور

از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل

سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے روشن دلائل میں سے ایک مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی بھی ہے۔ یہ پیشگوئی جیسا کہ ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں درج ہے۔ قبولیت دعا کے نتیجہ میں ہوئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ برکت حضرت خاتم الانبیاء صلعم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کرکے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا۔ جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی"

اس پیشگوئی کی جتنی شقیں تھیں۔ وہ خدا کے فضل سے پوری ہو گئی ہیں۔ پیشگوئی میں تھا کہ ۹ سال کی میعاد کے اندر موعود لڑکا پیدا ہوگا۔ موعود لڑکا ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو بروز شنبہ پیدا ہو گیا۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی۔ کہ وہ اب پیدا ہوگا۔ اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے۔ جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا۔ اور اب نویں سال میں ہے" (حاشیہ)

سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا۔ سو محمود پیدا ہو گیا۔ غرضیکہ مصلح موعود کی تمام علامات پوری ہو گئیں۔

(۱) لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود اور بشیر ثانی ہے۔

(۲) میعاد کے اندر پیدا ہوا۔

(۳) پیشگوئی میں تھا کہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ سو حضور کا نام زمین کے کناروں تک شہرت پا چکا ہے اور

(۴) حضور کے خدام دنیا کے کونے کونے میں آنحضرت صلعم اور اسلام کا نام بلند کر رہے ہیں اور دین اسلام کا شرف لوگوں پر ظاہر کر رہے ہیں۔

(۵) پیشگوئی میں لکھا تھا کہ مصلح موعود تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ یہ علامت بھی اس طرح پوری ہو گئی کہ مرحوم حضرت مرزا سلطان احمد صاحب خلافت ثانیہ میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ اس طرح تین بھائیوں کو چار کرنے والا خلیفہ ثانی اور حضرت مصلح موعود کا وجود ہوا

(۶) اس کے علاوہ بھی مصلح موعود کی کچھ علامات اور نشانات ہیں۔ جو پورے ہو چکے ہیں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

(۱) "وہ لڑکا تیرے ہی تخم اور تیری ہی ذریت سے ہوگا"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

(۲) ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہوگا۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا

(سبز اشتہار ۱۸۸۸ء)

(۳) مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا ہے اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے

(سبز اشتہار صدا حاشیہ)

یہ سب علامات بھی پوری ہو چکی ہیں۔ ان میں ایک نام مصلح موعود کا "فضل عمر" بھی ہے "فضل عمر سے مراد یہ ہے۔ کہ حضرت مصلح موعود کو حضرت عمر سے خاص مشابہت ہوگی۔ حضرت عمر حضرت رسول مقبول صلعم کے خلیفہ ثانی منتخب ہوئے تھے۔ یہ علامت بھی پوری ہو گئی حضرت مرزا محمود احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثانی منتخب ہوئے۔ حضرت عمر کے زمانہ میں اسلام نے بہت ترقی کی تھی۔ حضرت مصلح موعود کے زمانہ میں بھی مقدر تھا کہ اسلام اور احمدیت خوب ترقی کریں گے اور حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں پوری ہوں گی۔

درخواست دعا

ملک جمیل احمد صاحب کراچی کا چھوٹا لڑکا نسیم احمد کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب بچہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرماویں۔

(ملک محمد اسحاق بیت المال ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کی طرف سے خدمتِ خلق کی قابلِ قدر مساعی

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی نے مہاجرین کے فارم A، Ch پُر کرنے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ جس پر اسسٹنٹ سٹلمنٹ کمشنر نے اپنی طرف سے اخبارات میں اعلان کروا دیا کہ مہاجرین شعبہ خدمتِ خلق خدام الاحمدیہ کی رضاکارانہ خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔

حسب اعلان ۱۵ر جون کے شعبہ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے جناب ڈپٹی سٹلمنٹ کمشنر کے دفتر کے قریب ایک کیمپ لگا دیا گیا۔ جس پر دو بڑے سائز کے بورڈ لکھوا کر آویزاں کئے گئے۔

کیمپ میں روزانہ ½۷ تا ½۱ بجے دو پہر دو خدام باقاعدہ ڈیوٹی دیتے رہے۔ اور دعویدار مہاجرین کے فارم مفت پُر کرتے رہے۔

ماہ جولائی کے شروع میں فارم نہ ملنے کی وجہ سے مجلس خدام الاحمدیہ باقاعدہ کام جاری نہ رکھ سکی۔ البتہ دوبارہ فارم ملنے پر ۱۳ تا ۱۵ جولائی تین دن مجلس کے کیمپ سے سینکڑوں اشخاص نے فائدہ اٹھایا۔ یہ تین دن مجلس خدام الاحمدیہ کے والنٹیرز کے لئے بڑی مصروفیت کے تھے۔ ہر وقت چار خدام باقاعدہ فارم پُر کرنے کی ڈیوٹی ادا کرتے رہے۔ فارم پُر کرنے کی آخری تاریخ کو مسلسل ۱۲ گھنٹے مجلس کے کیمپ میں لوگوں کا اجتماع رہا۔ اس عرصہ میں ½۴ سو فارم پُر کئے گئے۔ اور بیسیوں درخواستیں لکھ کر دی گئیں۔

راولپنڈی کے شہریوں نے مجلس کی اس رضاکارانہ خدمت کو بہت سراہا۔ اور متعلقہ محکمہ کے عملہ نے بھی اس بے لوث خدمت کی تعریف کی۔ (نامہ نگار)

شکریہ اور درخواست دعا

مورخہ ۷ر جولائی ۱۹۵۹ء کو خاکسار کے چھوٹے بیٹے کے پانی میں ڈوب جانے سے المناک وفات پر بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ اور دوستوں اور عزیزوں نے جس خلوص اور محبت اور ہمدردی کا اظہار کیا اور جس انداز سے ہمارے دکھی قلوب پر اپنی شفقتوں اور ہمدردیوں اور دعاؤں کا پھاہا رکھا۔ خاکسار ان کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرنے سے معذور ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں اس کا بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے۔ اور ان کی دعاؤں کو ہمارے حق میں قبول فرمائے۔ اور ہمیں اپنے حضور سے ہی صبر جمیل کی توفیق بخشے اور اپنی سکینت نازل فرمائے۔ آمین

ربوہ کے اکثر بزرگوں اور احباب نے اس موقعہ پر خاکسار کے غریبخانہ پر تشریف لا کر میری دلجوئی فرمائی اور میرے لئے موجب تسکین و ڈھارس ہوئے۔ اور میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

پھر خدام الاحمدیہ ربوہ کی قیادت کی طرف سے اور محلہ کی قیادت کی طرف سے تعزیت نامے ملے۔ عملہ دفتر الفضل نے بھی میرے ساتھ گہری غمخواری اور ہمدردی کا اظہار کیا۔ بیرونجات سے بھی اکثر دوستوں اور عزیزوں کے بھی تعزیت نامے موصول ہوئے جن کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو بھی بہتر بدلہ دے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔

کریم الدین مرحوم میں بہت سی خوبیاں تھیں۔ وہ نہایت ہنس مکھ تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنے فرائض کو سمجھنے والا دلیر اور پھرتیلا نوجوان تھا۔ اس کی جدائی گو ہمیں بہت شاق ہے مگر ؎

"بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان ہے۔ لہٰذا ہم بھی اس کی رضا پر راضی ہیں۔ وہ اسی کی عطا تھی۔ اسی نے اپنے پاس بلا لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

بزرگان سلسلہ اور دیگر دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اور ہمارے قلوب کی مزید تسکین کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہی مجھے۔ مرحوم کی والدہ، بہنوں اور اکلوتے بھائی اور دیگر لواحقین کو اپنے فضل سے صبر اور سکینتِ قلوب بخشے اور ہمارے گناہوں کو معاف فرماتے ہوئے اپنے حسنات سے نوازے۔ آمین یا رب العٰلمین هو المولےٰ ونعم النصیر۔

(نور الدین خوش نویس دفتر الفضل ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

علاقائی قائدین کی فوری توجہ کے لئے

انشاء اللہ العزیز اس سال بھی تربیتی کلاس کا انعقاد سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ سے قبل ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں قائدین علاقائی سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے اپنے علاقہ جات میں تربیتی کلاس کا اجراء کرنے کی کوشش کریں تا کہ اصل تربیتی کلاس جو مرکز میں منعقد ہونے والی ہے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایات کے ماتحت جس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اس سے متوقع نتائج برآمد ہو سکیں۔ اور اس سے خدام احمدیت صحیح طور پر مستفید ہو سکیں اور مرکزی تربیتی کلاس سے تعلیم اور استفادہ کرنے والے خدام دوسروں کے لئے مشعل راہ کا کام دے سکیں۔

تربیتی کلاس کی اہمیت ہر ایک پر عیاں ہے۔ اس کا قیام محض اسی بناء پر حضور اقدس نے پسند فرمایا تھا کہ نوجوانان احمدیت مرکز میں آ کر ایک تو مرکزی برکات سے مستفید ہوں۔ دوسرے یہاں سے تعلیم حاصل کرے جو خالص دینی اور اخلاقی ہو گی۔ دوسروں کے لئے معلم بنیں اور دوسروں تک احمدیت کی صحیح صحیح تعلیمات پہنچا سکیں۔ اس کلاس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ پہلے قائدین علاقائی اپنے اپنے علاقوں میں ان کلاسز کا اہتمام کریں۔ اور ان میں جس قدر زیادہ سے زیادہ خدام کی شرکت ممکن ہو کوشش کی جائے کہ وہ شریک ہوں۔ اور پھر ان کلاسز کے نتائج کے پیش نظر اعلیٰ نمبروں پر کامیاب ہونے والوں کو مرکزی تربیتی کلاس کے لئے منتخب کر کے ان کی اطلاع مرکز کو دی جائے۔

ان کلاسز کے نتائج کی اطلاع مرکز کو پندرہ ستمبر تک پہنچ جانی چاہیئے تاکہ مرکز اس انتخاب کو مدنظر رکھتے ہوئے صحیح طور پر پروگرام مرتب کر سکے۔

امید ہے قائدین اس امر کی طرف خصوصی توجہ منعطف فرمائیں گے اور مجلس مرکزیہ کو جلد از جلد مطلع فرمانے کی کوشش کریں گے کہ کب ان کلاسز کا اجراء کر رہے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مہتمم تعلیم)

حصہ آمد کے موصی اصحاب یاد رکھیں ۔ کہ

ان کو گذشتہ سال کا حساب صرف اسی صورت میں مل سکتا ہے کہ وہ اپنی گذشتہ سال یکم مئی ۱۹۵۸ء لغایت ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء) کی اصل آمد سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔ اس آمد کو بتانے کے لئے ان کی خدمت میں فارم بھیجے جا رہے ہیں۔ جس قدر جلد وہ فارموں کو پُر کر کے واپس فرمائیں گے اسی قدر جلد ان کو ان کے حسابات مکمل پہنچ جائیں گے۔ اس مرتبہ دفتر کے طریق کار میں کچھ ایسی مناسب تبدیلی کر دی گئی ہے کہ دونو کام (فارم ہائے اصل آمد کی موصی اصحاب کو ترسیل اور یہ فارم پر ہو کر واپس آنے کے بعد حسابات کی روانگی) ساتھ ساتھ ہوتے رہیں۔ اگر کسی صاحب کو فارم اصل آمد پر کر کے واپس کر دینے کے بعد دو ہفتہ تک ان کا حساب نہ ملے تو وہ مطلع فرمائیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ حسابات کی تکمیل و ترسیل صرف اور صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ فارم اصل آمد پُر ہو کر دفتر کو واپس مل جائے۔ اس کے بغیر حصہ آمد کے کسی موصی کا حساب مکمل نہیں ہو سکتا۔ اور نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے گذشتہ سال اپنا پورا حصہ آمد ادا کر دیا ہے یا نہیں

بعض دوستوں نے کئی کئی سالوں سے فارم ہائے اصل آمد پُر کر کے واپس نہیں کئے انہیں خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ قاعدہ کی رو سے ایسے اصحاب بقایا زائد از چھ ماہ قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ اور ان کی وصیت پر اس کے نتیجہ میں منسوخی کے لئے غور ہو سکتا ہے کو ان کی طرف سے حصہ آمد وصول ہو رہا ہو۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

سیکرٹریان تحریک جدید کی توجہ کے لئے

صدر و امراء صاحبان کی خدمت میں متعدد مرتبہ درخواست کی جا چکی ہے کہ سیکرٹریان تحریک جدید کا تقرر از بس ضروری ہے۔ امید ہے جملہ جماعتوں میں سے ایسے سیکرٹریان نے اپنا کام سنبھال لیا ہوگا۔ مرکز سے براہ راست ہدایات لینے کے لئے سیکرٹریان تحریک جدید کو چاہیئے کہ جلد از جلد اپنے تقرر کی تاریخ اور مکمل ایڈریس کی اطلاع دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

حضور کی دعائے خاص کا ایک سنہری موقعہ

احباب ۳۱ جولائی تک وعدہ پورا کر دیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلصین جماعت کے ایک خاص حصہ کو ۳۱ مارچ تک چندہ تحریک جدید کا وعدہ سو فیصدی ادا کرنے کی توفیق ملی تو وہ سابقون میں جن کے لئے حضور انور نے دعا فرمائی۔ ان کے علاوہ بعض ایسے مجاہد ہیں جو اپنا چندہ بالاقساط دے رہے ہیں اور کئی دوست محض اقتصادی مشکلات کے باعث کوئی بھی قسط ادا نہیں کر سکے۔ ان سب کے دلوں میں ایسی خواہش کا پایا جانا ایک طبعی امر ہے کہ اگر حضرت امام پاک کی دعا کے حصول کے لئے کوئی اور موقعہ پیدا ہو جائے تو وہ اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر بھی وعدہ پورا کر دیں گے۔ ایسے دوست نوٹ فرمائیں کہ ان کے لئے اب دوسرا موقعہ ۳۱ جولائی کا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ:

"جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں۔ جن سے یہ نہ ہو سکے ان کے لئے دوسرا دور جولائی کے آخر تک ہے۔ وہ جولائی کے آخر تک اپنے چندے ادا کر دیں ...... تاکہ ان کی پچھلی غفلت کا کفارہ ہو سکے"

انشاء اللہ سابقون کے دوسرے دور یعنی ۳۱ جولائی تک وعدہ سو فیصدی ادا کرنے والے مخلصین کے نام بغرض دعا حضور کی خدمت عالیہ میں پیش کئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

خدام الاحمدیہ کی تیسری سہ ماہی اور مالی جائزہ

تیسری سہ ماہی عنقریب اختتام پذیر ہو رہی ہے ۳۱ جولائی تک مرکز میں وصول ہونے والی رقوم شمار کی جائیں گی۔

لہذا امید کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ مجالس جلد مدات میں سو فیصدی ادائیگی کی طرف توجہ دے کر ثواب کے حصول کے لئے کوشش کریں گی

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

باشندگان جموں و کشمیر کے لئے ملازمت کے مواقع

جونیئر کلرک ۵۰-۳-۸۰-۴-۱۰۰ و ۶۰-۴-۸۰-۵-۱۰۰ شرط میٹرک

سینئر کلرک ۸۰-۵-۱۱۰-۵-۱۵۰ و ۹۰-۵-۱۴۰-۷-۱۷۵ شرط انٹرمیڈیٹ

اسسٹنٹس ۱۲۵-۶-۱۵۵-۸-۲۷۵

بھرتی بذریعہ ٹسٹ ہو گی جو مظفر آباد۔ راولاکوٹ اور میرپور میں ہو گا درخواستیں مجوزہ فارم پر ۸/۵۹ء تک بنام ڈپٹی سیکرٹری جنرل آزاد جموں و کشمیر گورنمنٹ۔

(پ ٹ ۲۱/۷/۵۹) (ناظر تعلیم)

سویلین سکالرشپ سکیم: درخواستیں یکم اگست ۱۹۵۹ء تک لازم ہیں نہ کہ ۱۰/۸/۵۹ تک جیسا کہ پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۰/۷/۵۹ میں شائع ہوا ہے (پ ٹ ۲۳/۷/۵۹)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

زمین کے چھوٹے مالکوں کو زرعی اراضی تقسیم یا فروخت کرنیکی اجازت

اراضی کو رہن رکھنے یا پٹہ پر دینے کا حق بھی بحال کر دیا گیا

چھوٹے مالکوں کی جائز دشواریاں دور کرنے کیلئے لینڈ کمیشن کا فیصلہ

ملتان ۲۷ جولائی۔ صوبائی لینڈ کمیشن نے فیصلہ کیا ہے کہ ساڑھے بارہ ایکڑ یا اس سے کم زرعی اراضی کے مالکوں کو عمارتی مقاصد کے لئے زمین تقسیم کرنے اور جائز معاشرتی ضروریات کے لئے اپنے گاؤں کے کسی مالک اراضی یا کاشتکار کے ہاتھوں زمین فروخت یا منتقل کرنے کا اختیار ہوگا وہ اس رقبہ کو رہن یا پانچ برس یا اس سے کم مدت کے لئے پٹہ پر بھی دے سکیں گے

لینڈ کمیشن کے قریبی حلقوں نے بتایا ہے کہ اس سے قبل مارشل لا کے ضوابط ۲۳۔ اور ۲۵ کے تحت زرعی اراضی کا کوئی حصہ تقسیم یا فروخت نہیں کیا جا سکتا۔ دریں اثنا کمیشن نے ان درخواستوں کا بھی جائزہ لیا ہے۔ جو چھوٹے زمینداروں کی جانب سے دی گئی ہیں اراضی کی تقسیم، رہن یا فروخت پر بنیادی طور پر پابندی لگانے کا مقصد یہ تھا کہ زمین غیر اقتصادی یونٹوں میں تقسیم نہ ہو جائے۔ کمیشن نے چھوٹے زمینداروں کو جو مراعات دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے مطابق (۱) ساڑھے بارہ ایکڑ سے کم زرعی رقبہ کے مالک اپنی اراضی کا کچھ حصہ رہن رکھ سکیں گے۔ (۲) چھوٹے مالکان اراضی پانچ سال کی مدت کیلئے زمین پٹہ پر دینے کے مجاز ہوں گے۔ (۳) مکان تعمیر کرنے کے لئے زمین کو تقسیم کیا جا سکے گا (۴) جائز ضروریات کے لئے زمین کو خریدا یا فروخت کیا جا سکے گا۔

کمیشن کے اس ذریعہ نے بتایا کہ جائز مقاصد کے لئے انتقال اراضی پر پابندی نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں ہدایات ضلعی حکام کو جاری کی جا رہی ہیں تاکہ چھوٹے مالکان اراضی کی جائز دشواریوں کا ازالہ ہو سکے۔

مزید بتایا گیا ہے کہ زرعی اصلاحات کے قانون کے تحت بڑے زمینداروں سے جو زمین حکومت حاصل کرے گی۔ اس پر مزارعین کو عارضی قبضہ دینے کی سکیم ۱۵ ستمبر تک اور مستقل آبادکاری یکم اکتوبر تک مکمل ہو ... جائے گی۔

خوش آمدید والوداع کی مشترکہ تقاریب (بقیہ صفحہ ۲)

آپ نے دوسرے نوجوانوں کو بھی توجہ دلائی کہ وہ مجاہدین احمدیت کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی زندگیاں خدمت اسلام کے لئے وقف کریں اور دنیا بھر میں خدمت انسانیت کا فریضہ ادا کر کے اس مقصد کو پورا کرنے والے بنیں جس کی خاطر خدام الاحمدیہ کی تنظیم معرض وجود میں آئی تھی۔ آخر میں صاحب صدر کی درخواست پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی

اسکا دوسری رات کو نماز عشا کے بعد ان سب مجاہدین اسلام کے اعزاز میں لوکل انجمن احمدیہ نے عشائیہ کا اہتمام کیا جس میں ربوہ کے صدر صاحبان محلہ جات کے علاوہ بعض دیگر احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوت طعام کے بعد محترم شمس صاحب نے دعا فرمائی۔

حکومت ایک فلاحی مملکت قائم کرنیکا تہیہ کر چکی ہے (حبیب الرحمن)

کراچی ۲۸ جولائی۔ پاکستان کے تعلیم۔ اطلاعات اور نشریات کے وزیر مسٹر حبیب الرحمن نے کہا کہ موجودہ حکومت اپنے محدود وسائل کے مطابق زندگی کے تمام شعبوں میں اصلاح کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور خدا کے فضل سے ان مساعی کے نتائج بہت حوصلہ افزا نکلے ہیں۔

مسٹر حبیب الرحمن نے یہ الفاظ دو پرائمری سکولوں کی رسم افتتاح کے موقع پر ایک سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے کہے۔ یہ سکول گرلز میمن ایسوسی ایشن کی جانب سے قائم کئے گئے ہیں۔

وزیر تعلیم نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جنرل محمد ایوب کی قیادت میں موجودہ حکومت نے تہیہ کر لیا ہے کہ وہ ملک کو خوشحالی۔ صحت اور مسرت کے ایک نئے دور سے بہرہ ور کرے گی اور اسی مقصد کے پیش نظر وہ ایک فلاحی مملکت قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

مسٹر حبیب الرحمن نے کہا مجھے یہ دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی ہے کہ میمن ایسوسی ایشن فلاحی سرگرمیوں سے گہری دلچسپی لے رہی ہے۔ وہ پہلے ہی خواتین کا ایک صنعتی مرکز اور دو شفاخانے قائم کر چکی ہے اور نئے پرائمری سکولوں کو خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے پچاس ہزار روپے کی رقم وقف کر دی ہے ابتدائی تعلیم کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر حبیب الرحمن نے کہا کہ ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کی عمارت ابتدائی تعلیم کی مستحکم بنیاد پر قائم ہونی چاہیئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کو ایک منصوبے کے تحت ترقی دینے کی ضرورت پر زور دیا۔

وزیر تعلیم نے کہا "حکومت کے وسائل چونکہ محدود ہیں اس لئے وہ اجتماعی زندگی کے تمام شعبوں میں ہمہ گیر اصلاحات نہیں کر سکتی۔ اس لئے اصحاب ثروت اور ملک کے عام باشندوں کا فرض ہے کہ وہ اس کام میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔ آپ نے کہا مجھے توقع ہے کہ دوسری تنظیمیں بھی گرلز میمن ایسوسی ایشن کے نقش قدم پر چلیں گی اور اسی تندہی سے ملک میں تعلیم کو فروغ دینے کی کوشش کریں گی۔ ان تنظیموں کو چاہیئے کہ وہ سب متحد ہو جائیں اور تعلیم کی ترقی کے لئے پوری جانفشانی سے کام کریں اگر تمام تنظیمیں ایسا کریں تو یقیناً ایسے مرد اور عورت پیدا ہو سکیں گے جو مملکت کی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کے اہل ہوں۔"

مسٹر حبیب الرحمن نے کہا کہ موجودہ حکومت محسوس کرتی ہے کہ تعلیم کی بنیاد اسلام کے عقائد پر ہونی چاہیئے۔ اگر ہم اسلام کی تعلیمات پر عمل کرتے تو ہماری حالت وہ نہ ہوتی جو آج ہے۔ آپ نے کہا کہ تعلیمی کمیشن کی رپورٹ عنقریب حکومت کو پیش کر دی جائے گی حکومت اس پر کسی تاخیر کے بغیر غور کرے گی اور منظوری کی صورت میں اسے عملی جامہ پہنائے گی۔

کھلی چائے کی قیمتیں مقرر ہوگئیں

کراچی ۲۸ جولائی۔ حکومت پاکستان نے سارے ملک میں کھلی چائے کی قیمتیں مقرر کر دی ہیں اور تاجروں کو متنبہ کیا ہے کہ حکومت نے چائے کے پیالے کی موجودہ قیمت کو قائم رکھنے کا جو وعدہ کیا ہے وہ اس پر قائم رہے گی۔ جب چائے کی ایکسائز ڈیوٹی میں چار آنے فی پونڈ اضافہ کیا گیا تھا تو حکومت کی طرف سے کہہ دیا گیا تھا کہ حکومت کسی صورت میں بھی چائے کے پیالے کی قیمت بڑھنے نہیں دے گی۔

درخواست دعا

والد محترم خواجہ محمد شریف صاحب کو دو روز ہوئے بس پر سوار ہوتے وقت سخت چوٹ آئی ہے خیال ہے کہ بعض پسلیاں ٹوٹ گئی ہیں بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد محترم کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ (خواجہ محمد حنیف سبزی فروش گول بازار)

اعانت الفضل اور درخواست دعا

(۱) مکرم محمد نواز صاحب چک ۳۵ ر ب قادر آباد ضلع لائل پور نے اپنی بہن محترمہ قمر ضیاء کے امسال ایف۔ اے امتحان میں پاس ہونے کی خوشی میں مبلغ ۵/- روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

احباب دعا فرمائیں کہ یہ کامیابی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو۔

(منیجر الفضل)

(۲) محترمہ عزیزہ فرخندہ ساجدہ صاحبہ سیٹھی نے امسال ایف۔ اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مبارک کرے۔ اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے

نوٹ:۔ اسی خوشی میں اہلیہ صاحبہ سیٹھی محمد اسحاق صاحب جہلم نے ۵/-/- پانچ روپیہ بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(منیجر الفضل ربوہ)

(۳) مکرم کارپورل خلیل احمد صاحب قریشی ولد ضیاء الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ کراچی نے امسال بی۔ اے کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس خوشی میں مکرم خلیل احمد صاحب قریشی نے پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ ان کی کامیابی آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

نیز۔ مکرم قریشی خلیل احمد صاحب قریشی کے بھائی عزیزم مقبول احمد صاحب نے پبلک سروس کمیشن کا امتحان دیا ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

(منیجر الفضل)

درخواست دُعا

میرا بھانجا محمد مبین اور میری لڑکی امتہ السلام چار پانچ روز سے بوجہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دونوں کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(خواجہ عبدالحی دوکاندار غلہ منڈی ربوہ)

امریکہ میں ایک نئے رُوحانی انقلاب کے آثار دن بدن نمایاں ہو رہے ہیں

"امریکہ اور اسلام" کے موضوع پر مبلغ امریکہ ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر کا لیکچر

(قسط دوم)

ربوہ:- مبلغ امریکہ مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر نے مورخہ ۲۶ جولائی کی شام کو تعلیم الاسلام انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام "امریکہ اور اسلام" کے موضوع پر جو ایمان افروز لیکچر دیا تھا۔ اس کے ابتدائی حصہ کا خلاصہ ۲۸ جولائی کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے بقیہ حصہ اختصار کے ساتھ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

(ادارہ)

ان نئی کتابوں کے ضمن میں جو آجکل اسلام پر امریکی مستشرقین کی طرف سے لکھی جا رہی ہیں۔ اور جن میں صراحت کے ساتھ اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ آج تک مغربی ممالک میں اسلام کے ساتھ سخت ناانصافی ہوتی رہی ہے آپ نے Ilse Lightenstedler کی کتاب "ماڈرن ورلڈ" پروفیسر کینٹول سمتھ کی کتاب "اسلام ان ماڈرن ہسٹری" اور کینتھ کریگ کی کتاب "دی کال آف دی منارٹ" اور متعدد دیگر کتب کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ یہ ایک زبردست انقلاب ہے کہ وہی سرزمین جہاں دن رات اسلام کے خلاف زہر اگلا جاتا تھا اب وہاں خود وہیں کے لوگوں کی طرف سے ایسی کتابیں شائع ہو رہی ہیں جن میں اسلام کی خوبیوں کا کھلے دل سے اعتراف کیا جاتا ہے۔ آپ نے بتایا مسٹر ایڈورڈ نے جو کہ ایک مشہور مستشرق ہیں تو یہاں تک لکھا ہے کہ پانچ سو سال سے اسلام کے ساتھ ناانصافی ہوتی چلی آ رہی ہے۔ اس ناانصافی کے ہم خود ذمہ دار ہیں اور اب یہ ہمارا ہی فرض ہے کہ ہم اس کی تلافی کریں۔

آپ نے مزید بتایا کہ اب وہاں نہ صرف یونیورسٹیوں میں اسلام کے متعلق وسیع پیمانے پر ریسرچ ہو رہی ہے بلکہ بعض یونیورسٹیوں میں باقاعدہ اسلامیات کے شعبے بھی قائم ہو چکے ہیں۔ اسی طرح گاہے گاہے وہاں ایسی کانفرنسیں منعقد ہوتی رہتی ہیں جن میں تمام مذاہب کے نمائندوں کو مدعو کر کے زندگی کے اہم مسائل پر مختلف مذاہب کی پیش کردہ تعلیموں کی روشنی میں تقاریر کرائی جاتی ہیں۔ چنانچہ ان کانفرنسوں میں اسلام کو باقاعدہ نمائندگی دی جاتی ہے۔ اور ہمارے نمائندے ان میں شریک ہو کر اسلام کی بے مثل ولازوال تعلیم کو پیش کرتے ہیں ان میں سے بعض کانفرنسوں میں محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی خاص دعوت پر شرکت فرمائی ہے اور اسلام پر بعض معرکۃ الآراء لیکچر دئے ہیں۔ الغرض اسلام کو سمجھنے اور جس رنگ میں بھی ممکن ہو اس سے فائدہ اٹھانیکی وہاں ایک رَو پیدا ہو چکی ہے جس سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ وہاں اسلام کا مستقبل بہت روشن ہے۔

جماعت احمدیہ کا اثر و نفوذ

تقریر جاری رکھتے ہوئے مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے فرمایا۔ امریکہ میں گذشتہ چالیس سال کے اندر اندر خدا تعالیٰ کے مخفی تصرفات کے تحت اسلام کے حق میں جو فضا پیدا ہوئی ہے اس کے ضمن میں اب میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتا ہوں۔ کیونکہ خدائی مشیت کے تحت یہ انقلاب وہاں اس وقت سے ہی آنا شروع ہوا ہے کہ جب پہلی جنگِ عظیم کے بعد احمدی مبلغین نے وہاں جا کر تبلیغ اسلام کے کام کا آغاز کیا آپ نے فرمایا۔ ہماری جماعت ایک غریب جماعت ہے۔ ہمارے وسائل بے انتہا محدود ہیں اور اسی نسبت سے ہماری مساعی بھی محدود ہی ہیں۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہماری جماعت کی حقیر لیکن مخلصانہ کوششوں کو کامیابی سے نوازا ہے اور اپنے مخفی تصرفات کو بروئے کار لا کر ان کے شاندار نتائج ظاہر فرمائے ہیں۔ جماعت کے اثر و نفوذ کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہاں اسلام پر ایسی کوئی کتاب شائع نہیں ہوتی جس میں جماعت احمدیہ اور اس کی تبلیغی مساعی کا ذکر نہ ہو بلکہ وہاں کے نامور مستشرق چارلس بیڈن نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ یوں تو امریکہ میں تیس ہزار سے اسی ہزار کے قریب مسلمان موجود ہیں لیکن ان میں سے اسلام کی تبلیغ کا کام صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے

اسی طرح وہاں بعض محققین اور دیگر اہل علم حضرات اسلام پر جب کوئی نئی کتاب لکھتے ہیں۔ تو وہ ہمارے مشن سے اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ ان کے مسودوں پر نظر ثانی کر کے انہیں بتایا جائے کہ آیا انہوں نے اسلام کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ درست ہے۔ چنانچہ کئی ایک کتابوں کے مسودات پر ان کی اشاعت سے قبل ہمارے مشن نے نظر ثانی کی اور بعض غلطیوں کی اصلاح کرائی۔ اسی طرح وہاں کے بعض مصنفین احمدی مبلغین سے اس خواہش کا اظہار بھی کرتے ہیں کہ ان کی علمی کتابوں کے دیباچے وہ لکھ کر دیں۔ چنانچہ اب تک ہمارے مشن کی طرف سے چار کتابوں کے دیباچے لکھکر دئے جا چکے ہیں

جماعت کی طرف سے شائع کردہ اسلامی لٹریچر

آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کا قائم کردہ تبلیغی مشن امریکہ بھر میں واحد ادارہ ہے جو صحیح معنوں میں اسلام کی تبلیغ کا فریضہ منظم طور پر ادا کر رہا ہے اور اسی طرح مشن کی طرف سے جاری شدہ "مسلم سن رائز" نامی رسالہ واحد اسلامی مجلہ ہے۔ جو امریکہ سے شائع ہوتا ہے۔ اسکے ذریعہ امریکہ کے اہل علم طبقہ تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی طرح وہاں جماعت کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی"

. . . .

. . . .

اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی تصنیف لطیف "احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا انگریزی ترجمہ طباعت و تجلید کے امریکی معیار کے مطابق شائع ہو چکا ہے۔ اور اہل علم طبقہ میں ان کی وسیع اشاعت کے علاوہ سینکڑوں لائبریریوں میں ان کے نسخے پہنچائے جا چکے ہیں تاکہ حق کے متلاشی ان سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکیں اس کے علاوہ جماعت کی طرف سے قرآن مجید کا جو انگریزی ترجمہ شائع ہوا ہے۔ امریکہ میں اس کی بھی وسیع پیمانے پر اشاعت کی گئی ہے اس ترجمہ کے متعلق مشن ہاؤس میں بکثرت تعریفی خطوط موصول ہوتے رہتے ہیں جو اس امر کا ثبوت ہیں کہ ہمارا انگریزی ترجمۃ القرآن اس ملک میں اشاعت اسلام کے نقطۂ نگاہ سے بہت مفید ثابت ہوا ہے اسی طرح مشن کی طرف سے متعدد کتب اور رسالے شائع کئے گئے ہیں انہی میں اطالوی مستشرق خاتون مس ویگلی ایری کی مشہور کتاب "انٹرپریٹیشن آف اسلام" کا انگریزی ترجمہ بھی شامل ہے۔

جماعت احمدیہ امریکہ کا اخلاص

مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے امریکہ میں جماعت کی روز افزوں ترقی پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا اگرچہ ابھی وہاں ہماری جماعت کی تعداد تھوڑی ہے اور نہ صرف تھوڑی ہے بلکہ ہمارے ممبران غریب بھی ہیں اس کے باوجود اب تک وہاں چار شہروں میں مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ امریکہ کے چودہ شہروں میں باقاعدہ ہماری جماعتیں قائم ہیں اور وہاں جماعت کے لازمی چندوں کا سالانہ بجٹ ۵ ہزار روپے ہے۔ نومسلم احباب نہ صرف نمازیں باقاعدہ پڑھتے ہیں بلکہ ان میں ایسے بھی ہیں جو تہجد گذار ہیں اور فرض روزوں کے علاوہ نفلی روزے بھی رکھتے ہیں۔ آپ نے وہاں کے بعض نومسلم احباب کے ایمان و اخلاص اور فدائیت کے بعض ایمان افروز واقعات بھی سنائے

تبلیغ اسلام کی راہ میں بعض مشکلات

آخر میں آپ نے تبلیغ اسلام کی راہ میں بعض مشکلات کا بھی ذکر کیا اور اس ضمن میں فی زمانہ اسلامی نظام کا کوئی مکمل نمونہ موجود نہ ہونے، صداقت کے بیش بہا بنیادی ذخیرہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زمانے کی ضرورت کے مطابق ریسرچ کی پوری سہولتوں کا خاطر خواہ انتظام نہ ہونے اور مالی وسائل کی کمی پر روشنی ڈالی۔ آپ نے امریکہ میں نسلی امتیاز کی شدت اور کالے اور گورے میں باہمی مخاصمت کو بھی تبلیغ اسلام کی راہ میں روک قرار دیا۔ تاہم آپ نے فرمایا۔ وہاں اشاعت اسلام کی راہ میں متعدد مشکلات کے باوجود خدا تعالیٰ کے مخفی تصرفات اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجے میں اہل امریکہ اسلام کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ صورت حال اس امر پر گواہ ہے کہ مغرب میں غلبہ اسلام سے متعلق خدائی تقدیر نافذ ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ نے وہاں اسلام اور احمدیت کیلئے ایک شاندار مستقبل مقدر کر دیا ہے۔